قال تعالیٰ

وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا

سورۂ مریم آیت ۳۳

(ترجمہ) اور مجھ پر (اللہ تعالیٰ کی جانب سے) سلام ہے جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز میں مروں گا اور جس روز (قیامت میں) زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا۔

مہدویت

میں

زیارتِ قبور

از

الحاج حضرت میاں سید محمد عرف روشن میاں صاحب
(اہل ہستیرہ)
صدر ندوۃ المصنفین مہدویہ و رکن مجلس علمائے مہدویہ ہند

ناشر
ندوۃ المصنفین مہدویہ

پیش لفظ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ الخاتمین علیھما السلام

اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں : ۔

الذین اذآ اصابتھم مصیبۃ قالوآ انا للہ وانا الیہ راجعون اولٰٓئک علیھم صلوٰتٌ من ربھم ورحمۃ و اولٰٓئک ھم المھتدون (سورۃ بقر آیت ۱۵۶۔۱۵۵)

(صابرین کو) جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی جانب سے نوازشیں اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پر ہیں ۔

پس زیارت قبور کا اولین مقصد یہی ہوتا ہے کہ بزرگان سلف الصالحینؒ پر نازل ہونے والی ، خداتعالیٰ کی رحمتوں کے ہم بھی حصہ دار بن جائیں ۔ اور ان ارواح قدسیہ کے توسط سے ہدایت پائیں ۔ زیارت قبور، عمل رسول مقبول صلعم سے ثابت ہے، چنانچہ مشہور ہے کہ حضور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا امیر حمزہؓ کی قبر پر کھجور کی ڈالی رکھکر زیارت و دعائے مغفرت فرمائی نیز ابن منذر اور ابن مردویہ نے حدیث بیان کی ہے کہ : ۔

عن انس ان رسول اللہ صلعم کان یأتی احدا کل عام ویسلم علیٰ قبور الشھداء

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم ہر سال احد تشریف لایا کرتے تھے اور شہداء کی قبروں پر سلام بھیجتے تھے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مزار اقدس کی زیارت کے بارے میں بہت سی احادیث آئی ہیں جن میں سے صرف ایک بغرض معلومات عامہ پیش ہے ۔

من حج الیٰ مکۃ ثم قصدنی فی مسجدی من زارنی کتبت لہ حجتان مبرورتان (مسند فردوس)

جس نے مکہ میں حج کیا پھر میری مسجد میں میری زیارت کی اس کے لئے دو مقبول حج لکھے گئے ۔

رسول اللہ صلعم کی اتباع میں اصحاب کرامؓ کا بھی یہی عمل رہا ہے چنانچہ مالک ۔ عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ " ابن عمرؓ جب کبھی سفر کا ارادہ کرتے یا سفر سے واپس آتے نبی کریم صلعم کی

قبر شریف کے پاس آتے۔ درود پڑھتے اور دعا کرتے۔" (موطا امام محمدؒ مترجم مع متن مطبوعہ کراچی ص۱۴۳)

احادیث شریفہ سے زیارت قبور کا نہ صرف جواز ملتا ہے بلکہ روایتوں میں وسیلہ بنانے کی بھی ہدایتیں ملتی ہیں تفصیلات دیئے گئے بغیر یہاں ایک روایت مثال کے طور پر پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

" مالک الدار راوی ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضؓ کے زمانہ میں قحط پڑا بلال بن حارث رضؓ نے رسول اللہ صلعم کی قبر شریف پر حاضر ہو کر یوں عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! اپنی امت کیلئے بارش کی دعا فرمائیں، وہ ہلاک ہو رہی ہے۔ رسول اللہ صلعم خواب میں اُن سے فرمایا کہ عمرؓ کے پاس جا کر میرا سلام کہو اور بشارت دو کہ بارش ہوگی۔ اور یہ بھی کہدو کہ نرمی اختیار کرے۔ انہوں نے حاضر ہو کر خبر دی حضرت عمر رضؓ یہ سنکر روئے پھر کہا۔ اے رب! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر اس چیز میں کہ جس سے میں عاجز ہوں۔"

(وفاء الوفاء بحوالہ بیہقی وابن ابی شیبہ)

حضور امامنا مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور رسول اللہ صلعم کے عمل زیارت قبور کو خود اختیار کرتے ہوئے اس عمل کی تجدید فرمائی۔

الحاج حضرت مولانا سید محمود روشن میاں صاحب (اہل بیتہ رہ) معزز صدر ندوۃ المصنفین مہدیہ نے مسئلہ زیارت قبور کو نہایت دلنشین پیرایہ میں نہ صرف بیان کر دیا بلکہ تمام ضروری تفصیلات کو بھی اکٹھا کر دیا ہے۔ امید کہ فاضل مولف کی اس گرانقدر سعی کو بہ نظر استحسان دیکھا جائیگا اور حتی المقدور سنت خاتمین علیہما السلام کی پیروی کیجائیگی اور زیارت قبور سے صحیح معنیٰ و مفہوم میں سکون قلب و اطمینان اخروی حاصل کیا جا سکیگا۔

ندوہ کی اشاعت پذیر مطبوعات میں کچھ تقدم و تاخیر ہو رہی ہے جس کے کچھ ناگزیر اسباب ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ حسب اعلان سابق قریب میں باقی مطبوعات بھی قابل اشاعت ہو جائیگی۔ فقط

ابوالاشفاق سید عبدالحی راشد منوری

معتمد
ندوۃ المصنفین مہدیہ

مورخہ ۸ ماہ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ
۱۴ اکتوبر ۱۹۸۳ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ ونستعینہٗ ونستغفرہٗ ونؤمن بہٖ ونتوکل علیہ ونشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ونشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ ونصدق ان المھدی الموعود قد جاء ومضیٰ۔

اما بعد!

لغت میں زیارت کے معنے کسی بزرگ وغیرہ سے ملاقات کے ہیں اور مذہبی اصطلاح میں اس سے مراد کسی قبر یا آدمی کو دیکھنا اور ثواب بخشی کی خاطر فاتحہ پڑھنا ہے قبر کی زیارت کرنے والا سکون اور دل جمعی کے ساتھ کسی قبر پر کھڑے ہو اور فاتحہ پڑھے تو اس کو محسوس ہوگا کہ اس نے گویا اپنے آدمی کو دیکھا یا ملاقات کر لیا ہے دوسری طرف مرحومین کی ارواح کو بھی اللہ تبارک تعالیٰ کی طرف سے اپنی زیارت کرنے والے کو پہچاننے کی صلاحیت اور ادراک عطا کیا جاتا ہے اور وہ بھی خوش ہوتی ہیں۔

قبروں کی زیارت ما قبل بعثت امامنا حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ائمہ اربعہ کی تدوین کردہ فقہ کی روسے مستحب بیان کیگئی ہے جس سے مقصود دنیا کی بے ثباتی سے عبرت حاصل کرنا اپنی موت اور آخرت کو دل میں یاد رکھنا ہوتا ہے لیکن خاتمین علیہما السلام کے فیض رساں عمل شریف کے تحت (جس کا بیان آگے آرہا ہے) زیارتِ قبور "سنت" قرار پاتی ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا:۔

فَزُوۡرُوا الۡقُبُوۡرَ فَاِنَّھَا تُذَکِّرُ الۡمَوۡتَ (رواہ مسلم)

یعنے تم لوگ قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ وہ موت کو یاد دلاتی ہے۔ حدیث ۱۶۶۹ (مشکوٰۃ المصابیح ۲) اپنی موت کو مومن جب مسلسل یاد کرنے لگ جائے تو اس کی محبت، ذاتِ خداوندی کے ساتھ بڑھنے لگتی ہے اور عشقِ الٰہی اور دیدارِ خدا کی طلب میں دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہے۔

کوئی شخص جب زیارت کے ارادہ سے حظیرہ (قبرستان) میں داخل ہو تو قبر والوں سے کس طرح مخاطب ہونا چاہیئے اس بات کی تعلیم بھی ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل شریف سے یوں ملتی ہے، چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:۔

عَنْ ابنِ عباسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمَدِیْنَۃِ فَاَقْبَلَ عَلَیْھِمْ بِوَجْھِہٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ۔ رواہ الترمذی

یعنے ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم' مدینہ میں چند قبروں کے پاس سے گزرے اور ان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرمایا "اے اہلِ قبور! تم پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو معاف کرے' تم یہاں' ہم سے پہلے پہنچے ہوئے ہو مگر ہم بھی (تمہارے) پیچھے آرہے ہیں۔" (ترمذی)

اس سلسلہ میں ویسے تو اور بھی بہت سی حدیثیں ہمیں ملتی ہیں مگر اختصار کے طور پر یہاں ایک حدیث کا ذکر ہی کافی ہے۔

امامنا حضرت مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دولت آباد میں اولیاءِ کرامؒ کی قبروں پر جانا' ان کی زیارت کرنا اور اُن صاحبانِ قبور کے حق میں بشارتوں کا دینا نیز حضرت سید راجوؒ کے روضہ سے حضرت شیخ مومن عارفؒ کے روضہ تک تشریف لانا اور ان کی زیارت کرنا بھی ثابت ہے، قومی کتبِ مو الید جیسے مطلع الولایت' شواہد الولایت اور سیرِ مسعود وغیرہ میں اس بات کے تذکرے موجود ہیں۔

یہاں اس امر کی وضاحت بے محل نہ ہوگی کہ حضرت مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اولیائے کرامؒ کی قبروں کی زیارت کو جانے کا ایک مقصد ختمِ ولایتِ مقیدۂ محمدیہ کا فیض پہنچانا بھی رہا ہے۔

حاصل یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یعنے ہر دونوں ــــ خاتمِ نبوت ــــ اور ــــ خاتمِ ولایت علیہما السلام کے عملِ مبارک سے قبروں کی زیارت بغرضِ "مغفرت و بخشش" یا بغرضِ "فیض رسانی" ثابت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ قبور کی زیارت کا عمل مہدویہ میں قدیم سے جاری اور رائج ہے۔ زیارتِ قبور کا ایک اور اہم مقصد یہ بھی ہوتا ہے خاتمین علیہم السلام' انبیاءِ کرامؑ' اولیاءِ عظام اور صالحین رحمہم اللہ اجمعین کے روضہ ہائے مقدس پر حاضری کا کہ "حصولِ فیض" کی سعادت نصیب ہو۔ چنانچہ ہم مہدویوں کے نزدیک صالحین کرام

لہ حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے بعد جن جن لوگوں کا انتقال ہوا اور وہ تصدیقِ مہدیؑ سے اگر منحرف نہ ہوئے تھے تو ایسوں کی قبروں کی زیارت' مہدویہ کے نزدیک ناجائز ہے۔"

اور بزرگانِ عظام وغیرہ کے مقبروں کی زیارت آج بھی بغرض "حصولِ فیض" اہم اور ضروری سمجھی جاتی ہے۔
ہمارے اس قول کی تائید اس عبارت سے بھی ہوتی ہے چنانچہ مشہور کتاب "الفقہ علی المذاہب الاربعہ" میں لکھا ہوا ہے۔

یَنْدُبُ السَّفَرُ لِزِیَارَۃِ الْمَوْتٰی خُصُوصًا مَقَابِرِ الصَّالِحِین

(باب زیارۃ القبور صفحہ ۵۴۰)

یعنے دراصل عام مردوں اور خاص طور پر "صالحین" کے مقبروں کی زیارت کیلئے سفر مستحب رہا ہے۔
بزرگانِ کرام اور صالحین عظام کی قبروں کی زیارت کے علاوہ ماں باپ کی قبروں کی زیارت کرنے کے وجہ سے بھی خود زیارت کرنے والے کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور زیارت کرنے والا نیکوکاروں میں شمار ہو جاتا ہے اس طرح زیارتِ قبور "حصولِ فیض" کا ذریعہ بن جاتی ہے۔
چنانچہ اس قول کی تائید محمدؐ بن نعمان سے مروی ایک مرفوع حدیث نبوی سے ثابت ہوتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

قَالَ ؐ مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَیْہِ اَوْ اَحَدِہِمَا فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ غُفِرَ لَہٗ وَکُتِبَ بَرًّا۔ (کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، مشکوٰۃ)

یعنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "جس کسی شخص نے اپنے ماں اور باپ یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت جمعہ کے روز کر لی تو بس اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے اور اس کا شمار نیک لوگوں میں کر لیا گیا۔

اب رہا یہ امر کہ قبروں کی زیارت کرنے کے لئے کون کون سے دن خاص طور پر فضیلت رکھنے والے ہیں؟ اس بارے میں فقہ کے چاروں اماموںؒ کے مسالک کی تفصیل نیچے درج کی جاتی ہے۔
حنابلہ کہتے ہیں کہ زیارتِ قبور کے لئے کسی خاص دن کا تعین نہیں ہے۔ یعنے ان کے پاس ہفتہ کے تمام دنوں میں اور تمام اوقات میں قبروں کی زیارت کی جا سکتی ہے کسی دن کا استثناء نہیں۔
شافعیہ کے نزدیک جمعرات سے ہفتہ کے دن طلوعِ آفتاب کے وقت تک زیارت

کرنے کی "تاکید" کی گئی ہے۔

حنفیہ اور مالکیہ کے پاس بھی ایسی ہی "تاکید" ہے اس کے لئے مشہور کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ" میں حنفیہ اور مالکیہ کے مسالک کی توضیح اس عبارت سے کیگئی ہے۔

زیارۃ القبور مندوبۃ للاتعاظ وتذکر الآخرۃ وتتاکد یوم الجمعۃ ویوماً قبلھا ویوماً بعدھا (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ باب زیارۃ القبور ص۵۴۰)

یعنے قبروں کی زیارت کی اصل غرض وغایت عبرت حاصل کرنا اور آخرت کی یاد دلانا ہے۔ اور خاص طور پر جمعہ کے روز زیارت کی تاکید ہے اور اس سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد بھی۔

اس جگہ یہ بات خاص طور پر ذہن نشین رکھنے کے قابل ہے کہ جمعرات سے لیکر جمعہ کا پورا دن اور ہفتہ کے دن آفتاب کے طلوع ہونے تک کے اس تمام عرصہ میں قبروں کی زیارت کرنے کی تاکید بیان کیگئی ہے' اس لئے کہ یہ پورے اوقات' زیارت کیلئے فضیلت رکھتے ہیں یعنے ان تین دنوں کے آٹھ پہروں والے اوقات میں سے کسی بھی ایسے وقت کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا ہے کہ جس میں کسی بھی وجہ سے کیوں نہ ہو' قبروں کی زیارت کو نامناسب سمجھا گیا ہو یا قبروں کی زیارت سے منع کیا گیا ہو' بلکہ تاکید تو اس بات کی ہے کہ زیارت کا ارادہ کرنے والا' ان اوقات میں ضرور زیارت کرے حنفیہ' شافعیہ' مالکیہ اور حنابلہ یعنے چاروں مسلکوں میں یہی امر متفقہ ہے۔

ان واضح اور قطعی دلائل کی روشنی میں ابو اللیث سمرقندی صاحبؒ کا دیا ہوا یہ فتویٰ کہ "جمعہ کے روز زوالِ آفتاب[عہ] سے قبل زیارت کرنے سے میت کی روح کو پریشانی اور تشویش

عہ۔ حالانکہ ابو اللیث سمرقندیؒ کے بے دلیل فتوے میں "قبل الزوال" (یعنے زوال آفتاب سے قبل) کے الفاظ آئے ہیں' قبل صلوٰۃ الجمعہ (یعنے نماز جمعہ سے قبل) کے الفاظ نہیں ہیں (حوالہ کے لئے چراغ دین نبوی طبع ثانی ص۱۱۹ دیکھئے) مگر بعض لوگ محض غلط فہمی سے قبل زوال آفتاب کے الفاظ کو قبل نماز جمعہ سمجھ بیٹھے ہیں اور اپنی اس غلط فہمی کی بنیاد پر قوم مہدویہ کو قبل نماز جمعہ' زیارت قبور' تدفین میت' نماز جنازہ' چہلم' چوتھے یا دہم کے ایام میں زیارت کیلئے حظیروں کو جانے سے سختی کے ساتھ مانعت کرتے نظر آتے ہیں ۔۔۔ افسوس تو اس بات کا بھی ہے کہ اپنے ارادوں کی تکمیل کی خاطر "چراغ دین نبوی" کے مدیر اندیش سے نہ صرف اس فتوے کی اہم عبارت کو خارج اور تحریف کرکے چھاپا ہے بلکہ اور دوسرے اسی قسم کے اختلافی مسئلہ میں بھی تحریف کردی ہے جس کے اصلاح کی شدید ضرورت ہے۔

فقیر روشن عفی عنہ

ہوتی ہے" دیگر علماء و فقہاء کے علاوہ قومِ مہدویہ کے بزرگانِ دین کے نزدیک بھی موصوف کا یہ اندازِ استدلال قطعاً لائقِ توجہ یا قابلِ عمل نہیں سمجھا گیا ہے۔ یہی وہ سبب ہے کہ قومِ مہدویہ میں بھی زمانہ قدیم سے تواتر کے ساتھ یہ عمل جاری ہے کہ ان تمام دنوں میں کسی بھی وقت (یعنے خواہ رات ہو یا دن۔ صبح ہو، دوپہر ہو یا شام) قبروں کی زیارت کرنے کا طریقہ عام طور پر رائج اور جاری ہے۔ اس بات کی مزید تائید نیچے درج کی ہوئی عبارت سے پوری پوری طرح ہوتی ہے جو مشہور تصنیف "مظاہر الحق"[1] (مترجم) جلد دوم، باب زیارتِ قبور میں مندرج ہے۔

"زیارت کرنی، جمعہ کو "افضل" ہے دوسرے دنوں سے، خصوصاً اول روز (جمعہ) میں، چنانچہ حرمین شریفین میں یہی معمول ہے کہ اول روز جمعہ میں معلی اور بقیع (کی زیارتگاہوں) میں لوگ زیارت کیلئے جایا کرتے ہیں اور آیا ہے کہ دیا جاتا ہے میت کو علم اور ادراک روز جمعہ کو اور دنوں سے زیادہ، اور (صاحبِ قبر) زیادہ پہچانتا ہے اس دن میں اپنی زیارت کرنے والے کو اور دنوں سے زیادہ (مظاہر الحق، صفحہ ۵۰۰)

پس ثابت ہوا کہ ہفتہ کے سات دنوں میں جمعرات کا دن، نیز جمعہ کا پورا دن۔ اور ہفتہ (کا دن، طلوعِ آفتاب تک) قبروں کی زیارت کیلئے فضیلت رکھنے والے ہیں، اور ان اوقات میں بھی جمعہ کے دن اولِ روز (یعنے علی الصباح، زوالِ آفتاب سے پہلے) قبروں کی زیارت افضل ہے لہٰذا اس فضیلت والے وقتِ زیارت کو محض کسی غلط فہمی کے باعث کھو دینا بہتر اجر و ثواب سے محروم ہو جانا ہے۔ مہدویہ عملدرآمد قدیم سے یہی ثابت ہے کہ کسی بھی میت کا چہلم ہو یا چہلم۔ عرس ہو یا برسی، اگر جمعہ کے دن واقع ہوتی تو "زیارت" اولِ روز یعنے علی الصباح اور زوالِ آفتاب سے بہت پہلے ہی ہمیشہ کی جاتی رہی ہے اور میتوں کو دفن بھی کیا جاتا رہا ہے۔

(۲)

جس طرح مرد لوگوں کیلئے قبروں کی زیارت کرنا "مستحب" ہے اسی طرح عمر رسیدہ اور سی

---

[1] مصنفہ محمد قطب الدین دہلوی شارح مشکوٰۃ شریف از تلامذہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

بوڑھی عورتوں کیلئے بھی "مستحب" ہے جن کے باہر نکلنے سے کسی آزمائش میں پڑجانے یا کسی خرابی کا اندیشہ نہ ہو کیوں کہ قبروں کی زیارت کیلئے عورتوں کے نکلنے میں خرابیوں کا اندیشہ ہوا کرتا ہے جیسا کہ آجکل دیکھنے میں آتا ہے، ایسی صورت میں عورتوں کا زیارتِ قبور کیلئے جانا "حرام" ہے اس پر حنفیہ اور مالکیہ کا اتفاق ہے، چنانچہ بیان کیا گیا ہے۔

اما النساء اللتی یخشی منهن الفتنة ویترتب علی خروجهن لزیارة القبور مفاسد کما هو الغالب علی نساء هذا الزمان فخروجهن للزیارة حرام، باتفاق الحنفیة والمالکیة (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ باب زیارة القبور جلد اول)

یعنے (اُن زیارت گاہوں میں جہاں ہر عمر اور مزاج کے مرد لوگوں کو بلا روک ٹوک کسی بھی وقت آنے جانے کی اجازت ہے) ایسی عورتیں جن کے نکلنے سے کسی آزمائش میں پڑجانے کا خطرہ ہو اور زیارتِ قبور کی خاطر ان کے نکلنے میں خرابیوں اور بدنامیوں کا اندیشہ ہو جیسا کہ اس زمانہ کی عورتوں پر ایسا اکثر ہو رہا ہے ایسی زیارت کیلئے ان کا جانا "حرام" ہے اس امر پر حنفیہ اور مالکیہ کا اتفاق ہے۔

اسی طرح حنبلیہ اور شافعیہ کہتے ہیں کہ عورتوں کا قبروں کی زیارت کیلئے جانا مطلقاً مکروہ ہے خواہ وہ بوڑھی ہوں یا جوان۔ اگر آزمائش میں پڑجانے کا خطرہ ہو تو پھر ان کا جانا حرام ہے۔

(کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ص ۵۴۰)

یعنے حنابلہ اور شافعیہ کے پاس عورتوں کے لئے خواہ وہ بوڑھی ہوں یا جوان یعنے بلا لحاظ عمر و سن کسی بھی صورت میں قبروں کی زیارت درست نہیں ہے۔

زیارتِ قبور کرنے والی عورتوں کے حق میں سخت ترین مذمت آئی ہے ایسی عورتوں پر اللہ اور رسول ؐ کی طرف سے "لعنت" بھیجی جاتی ہے جیسا کہ احادیثِ ذیل سے پوری طرح ثابت ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے :-

لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم زائرات القبور (حدیث ۳۲۳۶ سنن ابی داؤد جلد سوم)

یعنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر "لعنت" بھیجی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری حدیث اس طرح مروی ہے : ۔

لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم زوّارات القبور

یعنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر "لعنت" بھیجی ہے ۔

(حدیث ۱۵۷۶ ابن ماجہ جلد اول)

ایک حدیث شریف میں ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا "لعنت" بھیجنا بتلایا گیا ہے۔

لَعَنَ اللّٰہُ زَوَّارَاتِ القُبُورِ

یعنے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے "لعنت" فرمایا ہے (ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۱۳ سنن ابی داؤد جلد ۳ صفحہ ۲۱۸)

سُنن ابی داؤد" اور "سُنن ابن ماجہ" کا شمار صحاح کی کتابوں میں ہوتا ہے ۔

زیارت کو جانے والی عورتوں کے حق میں خدا اور اس کے رسول کی جانب سے جب ناراضگی، ناپسندیدگی اور لعنت و ملامت کا اظہار اس درجہ وضاحت کے ساتھ کیا جا چکا ہے اور عورتوں کو جب اس سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے تو پھر وہ کیوں جانا روا رکھتی ہیں ؟ غالباً عدم واقفیت کی وجہ ایسا کیا جاتا ہے۔ بس اس سے واقف کرانا، واقف کار مرد افراد کی ذمہ داری ہے ۔

یہ کہنا کہ عورتوں کیلئے زیارتِ قبور کی ممانعت ابتداء اسلام میں تھی کیوں کہ اُس وقت عورتیں اپنے مرحومین و متوفین کی قبروں پر جا کر احکام شرع کے خلاف آہ و بکا کرتیں اور روتی پیٹتی تھیں مگر بعد میں جب عورتیں پابند ہوگئیں تو یہ ممانعت ختم ہو گئی ۔

اس کا جواب یہ ہے کہ رونے پیٹنے، آہ و بکا کرنے کے سوا عورتوں کی جانب سے احکام شرع کی کھلی خلاف ورزیوں کے اظہار کا سلسلہ کیا اب موجود نہیں ہے ؟ لباس تو ہوتا ہے مگر ستر کی تکمیل نہیں ہوتی، وضع و قطع ایسی کہ لباس کا مقصد پورا نہیں ہوتا ۔ بعض اوقات تو نامحرم مردوں کی موجودگی میں بھی وہ بلا جھجک اور بلا تکلف مردوں کے دوش بدوش، زیارت کرتے ہوئے دکھائی دیتی ہیں زیارت کے دوران یا بعد زیارت ایسے طریقے اختیار کئے جاتے ہیں جو "شرک" کی طرف لیجانے والے ہوتے ہیں جن مقبروں میں وہ جاتی ہیں وہاں کے صاحبانِ قبور، اہل اللہ، فانی فی اللہ، صالحین اور بزرگانِ دین

تو اپنی اپنی زندگیوں میں احکام شرع کی اس درجہ پابندی کیا کرتے تھے کہ اگر کوئی نامحرم عورت ان سے بیعت ہونا "مرید" ہونا چاہتی یا علاقہ لگانا چاہتی تو اپنے اور اس کے درمیان میں چادر یا رومال کا پردہ لگائے بغیر پردہ نہ تو علاقے لیتے تھے اور نہ مرید ہی کیا کرتے تھے۔ اگر خواتین کے لئے "بیان قرآن" بھی کرتے تو "پردہ" کا اہتمام کیا جاتا تھا، پھر ان ہی بزرگان اور صالحین کے روضوں پر نامحرم عورتوں کا اس انداز کے ساتھ چلے آنا کیا ان صالحین کی ارواح پاک کے نزدیک قابل "قبول" اور قابل برداشت ہوسکیگا؟ عورتوں کے اس طرح جانے میں کیا کیا خرابیاں ہوتی ہیں اگر انہیں پیش نظر رکھا جائے تو اب بھی صحیح یہی ہے کہ اوپر کے بیان کردہ دلائل کی روشنی میں عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت کرنے کی ممانعت اب بھی قائم و باقی ہے۔

اس لئے عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے گھروں ہی میں رہ کر مومنین و متوفین کے حق میں درود وسلام پڑھیں اور ثواب بخشیں کیوں کہ ایسی عورتوں کو جو اپنے اپنے گھر ہی میں میّت کے حق میں دعائے خیر کرلیتی ہیں اور اپنے گھروں سے نہیں نکلا کرتی ہیں، خود انہیں حج اور عمرہ کا ثواب ملنے کی بشارت دگئی ہے، چنانچہ خزانۃ الروایات میں مرقوم ہے۔

اِمْرَأَةٌ دَعَتْ لِلْمَيِّتِ بِخَيْرٍ وَلَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا يُعْطِيهَا اللّٰهُ تَعَالٰى لِثَوَابِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ۔

یعنے جو عورت اپنے گھر سے نہ نکلے اور میّت کے حق میں کچھ دعائے خیر کردے تو اس دعا کرنے والی عورت کو اللہ تعالٰی حج اور عمرے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

اسی وجہ قوم مہدویہ میں ابتداء دور ولایت سے لے کر حال حال تک بھی مطلقاً تمام عورتیں قبروں کی زیارت کیلئے قبرستانوں، حظیروں یا درگاہوں کو نہیں جایا کرتی تھیں، وہ سب اپنے اپنے گھروں میں رہ کر ہی مومنین و متوفین کی ارواح کے لئے دعائے خیر کرتی تھیں، خدا اور رسول خدا کی "لعنت" سے بچنے کے لئے یہی طریقہ احسن اور مبنی برحکمت بھی ہے۔ حجاج کرام اور زائرین حرمین شریفین جو جنت المعلیٰ (مکہ معظمہ) اور جنت البقیع (مدینہ منورہ) زیارت قبور کے لئے گئے ہوں

بخوبی جانتے ہیں کہ اب بھی ان زیارت گاہوں میں بلالحاظ عمر تمام عورتوں کو داخلہ کی اجازت نہیں دیجاتی۔ بابُ الداخلہ پر چند خدمت گذار اور نگران کار ہر وقت چوکس رہتے ہیں اور آنے والی عورتوں کو سختی کے ساتھ منع کرتے اور انھیں قریب تک نہیں آنے دیتے۔ اسی طرح خود ہندوستان میں اولیاء کرامؒ کے مقبروں میں اب بھی عورتوں کو داخلہ کی اجازت، وہاں کے متولی صاحبان یا خدام درگاہ، ہرگز نہیں دیا کرتے۔ چند ویسے بعض حظیروں کے نگران کار جو مسائلِ دین سے کچھ نہ کچھ واقفیت رکھتے ہیں وہ بھی عورتوں کو حظیروں میں داخل ہونے سے منع کرتے ہیں جن حظیروں کے نگران کار یا دیکھ بھال کرنے والے ناواقف یا دینی احکام سے لاپرواہ ہیں یا وہ عورتوں کو منع کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ وہ عورتوں کو روکنے سے قاصر نظر آتے ہیں۔

(۳)

قبروں کی زیارت کے تحت، بہرحال یہ احتیاط بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ احکامِ شریعت کا پوری طرح تحفظ کیا جائے یعنے قبروں کی زیارت کے دوران ایسے تمام طریقے جو بدعتِ سیّئہ کی تعریف میں آتے ہوں اُن سے بہر طور اجتناب کیا جائے۔

زیارت گاہوں میں مسنونہ دعاؤں کے بعد، بزرگوں کی ارواح سے اپنے حق میں دعاگوئی کی استدعا کے سوا، ان سے کوئی ایسی منّت یا مراد نہ مانگی جائے (یعنے ان صاحبانِ قبور سے یہ نہ کہا جائے کہ حضرت! آپ ہمیں بچے دیجیے یا لڑکا دیجیے یا لڑکی دیجیے ۔ نوکری دلایئے ـــ رزق، روزی دلایئے) جس کے طلب کرنے کی اجازت صرف خدائے برتر سے ہے کسی دوسرے سے ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی دوسرے سے ایسی مانگ کرنا دراصل "شرک" میں داخل ہے اگر ان امور کے تعلق سے کچھ عرض کرنا ہی ہو تو صرف اُن سے یہ درخواست کی جاسکتی ہے کہ وہ "چونکہ مقربانِ خدا ہیں اس لئے زیارت کرنے والے کے حق میں، اللہ تعالیٰ کی جناب میں دُعا فرمائیں"۔ ورنہ ہم حقیر بندوں کو جو کچھ مانگنا ہے وہ صرف اپنے معبودِ حقیقی سے مانگنا ہے۔ خلیفۃ اللہ امر اللہ مراد اللہ معصوم عن الخطاء

امام الکائنات حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام (ابی وامی فداہٗ) نے اپنی اُمّت کو تو اس بارے میں بڑے ہی واضح طریقہ پر تعلیم دی ہے جو ہم مہدویوں کے ہمیشہ اپنے پیش نظر رہنا چاہیے چنانچہ آپؑ کا ارشاد مبارک ہے۔

"..... اگر می طلبی ہم از خدائے بطلب' اگر نمک خواہی ہم از خدائے بخواہ' اگر آب میخواہی ہم از خدائے خواہ واگر ہیزم می خواہی ہم از خدائے خواہ و ہر چہ خواہی از خدائے خواہ۔ پیش مردم سوال مکن' اگر سوال کنی پیش خدائے تعالیٰ بکنی الخ (انصاف نامہ باب ششم)

یعنی ..... اگر تجھے کوئی چیز مانگنا ہی ہے تو خدائے تعالیٰ ہی سے مانگ' نمک مانگتا ہے تو خدا سے مانگ' پانی مانگتا ہے تو خدا سے مانگ' اگر لکڑیوں کی ضرورت ہے تو خدا سے مانگ' جو کچھ تجھے چاہیے خدا سے مانگ' بندوں سے سوال مت کر اگر مانگنا ہی ہے تو صرف خدا سے مانگ الخ"۔

یہی وجہ ہے کہ مہدوی افراد اپنے آقا حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دی ہوئی اس تعلیم اور ہدایت کی روشنی میں' صاحبانِ قبور سے کسی منّت یا مراد وابستہ کرکے' قبروں کی زیارت ہرگز نہیں کرتے۔ ایسا کرنا دراصل اپنے خالق سے غافل اور لاپرواہ ہونے کا ثبوت ہے۔

صالحین کرامؒ اور بزرگانِ دینؒ کی قبروں کی زیارت کا مقصد خدائے تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کے علاوہ' اپنے معبودِ حقیقی کی یاد اور اُس کے عشق کو بیدار کرنا' اور "حصولِ فیض" ہوتا ہے۔ بزرگانِ دین (جو اپنی حیاتِ طیبہ میں بھی لوگوں کے حُبِّ دنیا سے پرہیز کرانے اور انھیں اللہ سے ملانے والے تھے) کی قبروں کی زیارت' دنیا یا دنیا کی حاجت و فانی چیزوں کی طلب یا ان کی مراد لے کر کوئی مہدوی نہیں کرسکتا۔ یہ بات نہ اس کو زیب دیتی ہے' نہ بزرگانِ دین کی ارواحِ پاک اسکو پسند کرتی ہیں۔ البتہ اہلِ قبور کو "وسیلہ" ٹھیرانا جائز ہے تاکہ اُن سے زیارت کرنے والے اپنے حق میں ایمان کی استواری' معرفتِ الٰہی اور طلبِ دیدارِ الٰہی کے ضمن' "فیض" حاصل کرسکیں۔

لہٰذا ایسی صورت میں ان مقامات اور زیارت گاہوں' خطیروں اور قبرستانوں کو سنوار' سنگمرمر' آرائش و زیبائش' شان و شوکت یا سجاوٹ اور بناوٹ کی ہر وہ قسم جس سے

آدمی پر غفلت چھا جائے، موت کو یاد کرنے کے بجائے وہ اس کو بھول جائے، عبرت حاصل کرنے کے مقام پر خدائے بزرگ و برتر کی یاد اور اس کے عشق کو جگائے رکھنے یا حصول فیض کی بجائے پراگندہ خیالی کی وجہ زیارت کرنے والے کے ذہن و دماغ سے یہ سب مقاصد یکسر سلب اور محو ہوجائیں تو بجائے بھلائی اور نیکی حاصل کرنے کے اس کا خرافات میں پھنس جانا لازم آئیگا جس سے ہم سب کو بچنا اور پرہیز کرنا واجب ہے۔ ایسی حرکتوں کی وجہ ایک زیارت گاہ اور کسی تفریح گاہ کے درمیان کوئی فرق باقی نہ رہے گا، ایسی مصروفیات یا سانحے بزرگان دین کی عظمت کو بڑھانے والی نہیں بلکہ معناً ان کے ساتھ سوء ادبی کے مترادف ہیں۔ لہٰذا زیارت قبور کے تحت بیان شدہ احکام رسولؐ و ہدیٰ کی پاسداری اور ان پر عمل آوری ہی ہم سب جدویوں کیلئے سود مند اور فائدہ بخش ہوگی۔

(۴)

زیارت کا عام طریقہ

زیارت کرنے والے افراد حظیرہ اور قبرستان میں جب داخل ہوں تو باوضو داخل ہوں ان کے دلوں میں خوف خدا اور بزرگوں کی عظمت رہے، احاطہ میں داخل ہونے سے پہلے وہ اپنے پیر سے جوتے وغیرہ نکال لیں اس کے بعد آہستگی اور بلا آواز کئے یہ پڑھیں جو کافی ہے:-

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ وَنَحْنُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اِنْشَاءَ اللّٰہ

یعنے اے قبر والو تم پر سلام ہو، تم ہم سے پہلے آئے ہوئے ہو مگر ہم بھی تم سے انشاءاللہ ملنے والے ہیں۔

اس کے بعد اولاً صاحب حظیرہ بزرگ کی قبر پر جائیں، السلام علیکم کہنے کے بعد پھول (دیا کوئی ہو لاتا) تین یا پانچ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بعد پھول کے تین حصے کرتے ہوئے تین جگہ قبر پر رکھ دیں[ع] اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف ہتھیلیاں کرتے ہوئے ذرا اونچا

ع قوم میں یہ دستور تقریباً مروج ہے کہ بعض دائروں میں صاحب حظیرہ یا مرشد کی تربت پر پھول آمدنے (بقیہ سلسلہ اگلے صفحہ)

اٹھائیں اور اس قبر کی روح کو ثواب پہنچانے کا ارادہ کرتے ہوئے یہ کہیں :۔

ثوابِ فاتحہ بروح فلاں (صاحبِ قبر کا نام لے لیں)

اس کے بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ایک بار اور بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک بار کہنے کے بعد سورہ فاتحہ (الحمد للہ رب العالمین تا و لا الضالین) پڑھیں اس کے بعد سورہ اخلاص (قل ھو اللہ احد تا کفواً احد) تین بار پڑھیں پھر درودِ ذیل ایک بار پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ وصل علیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین والملٰئکۃِ المقربین وعلیٰ عبادِ اللہِ الصّالحین وعلیٰ کُلِّ مَلَكٍ بِرَحمتِكَ یا ارحمَ الرّاحمین۔۔ اس کے بعد " آیۃ الکرسی " بھی ایک بار پڑھ لیں اس کے بعد اگر کسی کو یاد ہے تو الٓمٓ سے ھم المفلحون تک اور سورہ البقرہ کی آیت ۲۸۵ آمن الرسول سے علی القوم الکافرین تک اور سورہ حشر کی آخری آیات بھی پڑھ لیں یہ سب پڑھنے کے بعد ان کا ثواب اس قبر والے مرحوم کو بخشیں اور یہ بھی دعا کر لیں کہ : اے خداوند قدوس! مرحوم کی روح کو بھی اپنے دیدار سے سرفراز فرمائیے اس کے بعد دعی سلام و قدم بوسی کر لیں۔

اس طرح صاحبِ حظیرہ کی زیارت کر لینے کے بعد دوسری قبروں کی زیارت بھی کر لیں۔ تمام قبور کی زیارت کے بعد جب واپس ہونے لگیں تو حظیرہ و قبرستان کے دروازہ یا اس کی آخری حد کے پاس آ کر جمع فاتحہ اس طرح پڑھیں

فاتحہ بروحِ پاک حضرت (صاحبِ حظیرہ کا نام لے لیں) و جمیع مؤمنین و مومنات مع صدیقین و مصدقات کہکر سورۂ فاتحہ ایک بار، سورۂ اخلاص تین بار، درود ایک بار اور آیۃ الکرسی ایک بار پڑھکر الٓمٓ سے ھم المفلحون تک اور سورۂ بقرہ کی آیت ۲۸۵ آمن الرسول سے

بقیہ سلسلہ صفحہ گذشتہ :۔ اور فاتحہ پڑھنے سے پہلے قدم بوسی کی جاتی ہے۔ اور دوسرا ایک طریقہ یہ ہے کہ معمول اتارنے اور فاتحہ پڑھنے اور دعاؤں کے بعد صاحبِ حظیرہ یا مرشد سلسلہ کی قدم بوسی کی جاتی ہے اور یہ دونوں طریقے قدیم ہی سے چلے آ رہے ہیں۔

علیٰ القوم الکافرین تک اور سورۂ حشر کی آخری آیات پڑھکر ان سب کا ثواب، صاحبِ حظیرہ کے علاوہ تمام مومنین و مومنات، مصدقین و مصدقات کی ارواح کو بخش دیں اور ان کے حق میں دعائے دیدارِ الٰہی کریں اس کے بعد وداعی سلام و قدمبوسی گذرانیں۔

حظیرہ سے باہر آنے کے بعد ساکین اور فقراء کو مرحومین کے حق میں ثواب پہنچانے کی نیت سے حتی المقدور کچھ نقدی ایصالِ ثواب کے طور پر گذرانیں جس کا ثواب انشاء اللہ ہر دو کو ملے گا۔

یاد رہے کہ جب حظیرہ اور قبرستان میں جائیں اپنے سر کو اوڑھے رکھیں ننگے سر حظیروں میں جانا بے ادبی کی علامت اور مکروہ ہے حظیرہ میں ہنسنا یا قہقہہ مارنا دنیوی بات چیت کرنا بے فائدہ کلام میں مصروف ہونا، کچھ کھانا پینا اور سونا مکروہ تحریمی ہے اسی طرح قبروں کی طرف سجدہ کرنا، نماز پڑھنا حظیروں میں جلسے کر کے مجمع لگانا قبروں پر چراغ جلانا، بتی لائٹ کے قمقمے لگانا، آگ جلانا اور قبروں پر کپڑے اوڑھانا یا غلاف پہنانا، درخواستیں آویزاں کرنا، صندل وغیرہ ملنا، ناریل توڑنا اگربتیوں کا قبر پہ جلانا اور ایسے وہ سب عمل جو مشرکوں اور کافروں کے عمل سے مشابہت رکھتے ہوں "بدعات" ہیں۔ ان سب سے سخت پرہیز کرنا لازم ہے حظیروں کی حرمت کے تحفظ کیلئے مشرکین کفار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں۔ الحمدللہ کہ زیارتِ قبور کے بہت سارے فوائد کے پیشِ نظر مہدویہ میں ابھی نہ صرف اپنی میتوں کے ایصالِ ثواب کے مخصوص معین ایام میں (یعنے دہم، بیسواں، چہلم، ششماہی، برسی پر) بلکہ ہر جمعرات کے دن یا کم از کم فضیلت والے ماہِ رجب کی جمعراتوں کے پورے دنوں میں التزام کیساتھ قبروں کی زیارت کا طریقہ عام طور پر رائج ہے اور لوگ جوق در جوق انتہائی شوق و ادب کیساتھ صالحین بزرگانِ دین کے روضوں پر حاضری دیکر انکی گوناگوں حصولِ فیض سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی دینی کوتاہیوں کے ازالہ ایمان میں استحکام و ازدیاد، اللہ تبارک و تعالیٰ کا عشق اور اس کے دیدار کی طلب سے اپنے سینوں کو مستفیض اور معمور کر لیتے ہیں۔

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکِ نعلین سیدین رضؓ

حقیر فقیر سید محمد عرف روشن میاں غفرلہٗ

اہلِ حظیرہ

المرقوم ۸ صفر المظفر ۱۴۰۳ھ

آئندہ شائع ہونے والی کتب

(۱) القول المحمود ۔۔۔۔ مولفہ حضرت الحاج علامہ میاں سید علی ید اللّٰہی رح

(۲) دافع ہلاکت ۔۔۔۔ مولفہ جناب سید شہاب الدین صاحب تنہا

فہرست کتب مطبوعہ

(۱) حدیقۃ الحقائق حقیقۃ الدقائق

(دفتر اول و دوم) مولفہ

حضرت بندگی میاں سید برہان الدین رح

جلد اول و دوم

(۲) خود قرآن کیا کہتا ہے ۔۔۔۔ مولفہ جناب سید شہاب الدین صاحب تنہا

کتابت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الحاج جناب سید اشرف صاحب
طباعت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نیشنل پرنٹنگ پریس حیدرآباد
ناشر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ندوۃ المصنفین مہدویہ
16-4-744، متصل مسجد موسوی۔
چنچل گوڑہ حیدرآباد، 500024
آندھرا پردیش
تعداد اشاعت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پانچ سو
سلسلہ مطبوعات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر (۳)
قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ Rs. 2/-